روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 12 جنوری 2002ء 27 شوال 1422 ہجری - 12 صلح 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 11

سنت مستمرہ

آنحضرت ﷺ نے جب اپنی پہلی وحی ورقہ بن نوفل کو سنائی جو عیسائی عالم تھے تو انہوں نے کہا کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے نکال دے گی۔ حضورؐ نے حیرت سے پوچھا کیا وہ مجھے نکال دیں گے تو انہوں نے کہا جو پیغام آپ لائے ہیں جب بھی کوئی شخص ایسا پیغام لایا ہے اس کے ساتھ ضرور دشمنی کی جاتی ہے

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 3)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(رسالہ الوصیت - روحانی خزائن جلد 20 ص 308-309)

تحریک وقف جدید

✿ بانی تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعود تحریک وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا- کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے- اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے-"

(ماخوذ از مجموعہ خطبات وقف جدید ص 95-96)

(مرسلہ قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ- پاکستان)

مقابلہ بین الاضلاع اطفال الاحمدیہ پاکستان

2000-2001ء

اول: ضلع کراچی

دوم: ضلع لاہور

سوم: ضلع کوئٹہ

چہارم: ضلع حیدر آباد

پنجم: ضلع خانیوال

ششم: ضلع نواب شاہ

ہفتم: ضلع نارووال

ہشتم: ضلع میر پور خاص

نہم: ضلع میر پور آزاد کشمیر

دہم: ضلع اسلام آباد

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سیکرٹریان/والدین /واقفین نو متوجہ ہوں

✿ وکالت وقف نو کے تحت واقفین نو بچوں اور بچیوں کو عربی زبان سکھانے کے ابتدائی کورس پر مشتمل کلاسوں کا اجراء کیا جا رہا ہے- کلاسیں مورخہ 19 جنوری 2002ء بروز ہفتہ سے شروع ہونگی- شرکت کے خواہشمند بچے/بچیاں اور دیگر خواتین واحباب جو عربی سیکھنا چاہتے ہوں مورخہ 19 جنوری بروز ہفتہ 4 بجے وکالت وقف نو میں تشریف لے آئیں-

(وکالت وقف نو)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 191

خدا نما مجلس

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے .... اور مجھے اس نے اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف فرمایا ہے اور مجھے اس نے بہت سے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور میری تائید میں اس نے بہت سے خوارق ظاہر فرمائے ہیں- اور درحقیقت اس کے فضل و کرم سے ہماری مجلس خدا نما مجلس ہے- جو شخص اس مجلس میں صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے گا-"

(کتاب البریہ صفحہ 55 اشاعت جنوری 1898ء)

حضرت حکیم مولانا نورالدین کا بیان عدالت گورداسپور میں

میڈیکل مشنری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے دفعہ 107 ضابطہ فوجداری کے تحت حضرت مسیح موعود پر کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع گورداسپور میں اقدام قتل کا مقدمہ دائر کر رکھا تھا- 13 اگست 1897ء کو گواہ استغاثہ کی حیثیت سے عدالت کے سامنے جو حقیقت افروز بیان دیا اس کے ایک حصہ کا متن ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے- فرمایا

"میں مرزا صاحب کا مرید ہوں- بہت عرصہ سالہا سال سے- مجھے کبھی دائیں ہاتھ کے فرشتے کا لقب نہیں ملا- اور نہ خلیفہ کا لقب ملا ہے- مجھے سب سے بزرگ نہیں کہا جاتا- عبدالحمید ہماری برادری سے نہیں ہے- ہم قریشی ہیں اور عبدالحمید گکھڑ ہے کوئی تعلق نہیں ہے- مجھے کوئی خط عبدالحمید کا بیرنگ نہیں آیا- میں تین قسم کا خط بیرنگ لیتا ہوں- گھر سے آئے ہوئے یا اگر کوئی ٹکٹ لگا کر بھیجے اور بیرنگ اتفاقیہ ہو جائے تو میں اس کا محصول دے دیتا ہوں یا کتابوں کی بلٹیوں والے خط بیرنگ لیتا ہوں باقی میں بیرنگ خط واپس کرتا ہوں- عبدالحمید سے میں واقف ہوں دو دفعہ قادیان میں آیا تھا اور مجھ سے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی بیعت کرا دو- میں نے مرزا صاحب سے عرض کی- انہوں نے کہا کہ ہم اس قدر جلد کا بیعت نہیں کرتے اور نہ ایسی بیعت کو ہم پسند کرتے ہیں کہ بیعت کرنے والے کا حال اچھی طرح معلوم نہ ہووے- عبدالحمید دو چار روزہ کر چلا گیا- یاد نہیں کہ کب آیا تھا- پھر معلوم نہیں کہ کس عرصہ کے بعد دوبارہ آیا تھا مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا- دوسری دفعہ کی بابت یاد نہیں کہ کتنے روز رہا تھا- مرزا صاحب عبدالحمید سے نہ سختی اور نہ پیار کرتے تھے- ایک دفعہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ اجنبی لوگوں کو زیادہ مدت رہنے دیا کرو- تا وقتیکہ شرافت کا حال معلوم نہ ہو- بنگال میں معلوم نہیں کہ کوئی مرید مرزا صاحب کا ہے یا نہ- حیدر آباد میں دو مرید ہیں- بمبئی میں ایک شخص- کراچی میں کوئی نہیں- کابل میں کوئی نہیں- لکھنو میں کوئی نہیں- دہلی میں ایک ہے- پنجاب میں مرید ہیں تعداد یاد نہیں- مرزا صاحب کتابیں تصنیف کرتے ہیں- بعض ان کے مرید مفت کتابیں لے جاتے ہیں اور بعض قیمت دے جاتے ہیں اور نذر بھی دیتے ہیں .... چار سال سے برابر مرزا صاحب کے پاس رہتا ہوں- وہ خلوت میں رہتے ہیں- صرف پانچ وقت نماز کے واسطے باہر نکلتے ہیں اور کبھی کبھی ہوا خوری کے واسطے باہر جاتے ہیں- صبح- ظہر- عصر- مغرب اور عشاء کے وقت باہر آتے ہیں اس وقت عام مجمع ہوتا ہے- ہر ایک آدمی وہاں موجود ہوتا ہے- کوئی شخص اندر مکان مرزا صاحب کے نہیں جاتا- میں خود کبھی نہیں گیا-"

(کتاب البریہ صفحہ 224 تا 227)

امام کی قوت علمی

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

"جو شخص امامت کے لئے پیدا نہیں کیا گیا- اگر وہ ایسا دعویٰ زبان پر لائے گا تو وہ لوگوں سے اسی طرح اپنی ہنسی کرائے گا جیسا کہ ایک نادان ولی نے بادشاہ کے روبرو ہنسی کرائی تھی- اور قصہ یوں ہے کہ کسی شہر میں ایک زاہد تھا جو نیک بخت اور متقی تھا- مگر علم سے بے بہرہ تھا- اور بادشاہ کو اس پر اعتقاد تھا اور وزیر بوجہ اس کی بے علمی کے اس کا معتقد نہیں تھا- ایک مرتبہ وزیر اور بادشاہ دونوں اس کے ملنے کے لئے گئے اور اس نے محض فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ میں دخل دے کر بادشاہ کو کہا کہ اسکندر رومی بھی اس امت میں بڑا بادشاہ گزرا ہے- تب وزیر کو نکتہ چینی کا موقعہ ملا اور فی الفور کہنے لگا کہ دیکھئے حضور فقیر صاحب کو علاوہ کمالات ولائیت کے تاریخ دانی میں بھی بہت کچھ دخل ہے- سو امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے- کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں- طبابت کے رو سے بھی' ہیئت کے رو سے بھی' طبعی کے رو سے بھی' جغرافیہ کے رو سے بھی اور کتب مسلّمہ کے رو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی اور امام الزمان حامی بیضۂ (دین) کہلاتا ہے- اور اس باغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے- اور اس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا منہ بند کرے- اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراضات دور کرے بلکہ (دین) کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کر دے-"

(ضرورت الامام صفحہ 10 اشاعت ستمبر 1897ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 16 جنوری 2002ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-00 a.m	ایم ٹی اے ناروے
1-30 a.m	بنگالی ملاقات
2-25 a.m	طب کی باتیں
2-45 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-05 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-تاریخ احمدیت
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-15 a.m	چلڈرنز کارنر
6-40 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
7-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-05 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-25 a.m	اردو اسباق
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سواحیلی مذاکرہ
12-50 p.m	انٹرویو
1-15 p.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
2-00 p.m	لقاء مع العرب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
4-30 p.m	اردو اسباق
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
6-30 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
7-25 p.m	تاریخ احمدیت کا ایک ورق
7-40 p.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-35 p.m	اردو اسباق
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

رمضان اور عید الفطر کے موقع پر خدام الاحمدیہ پاکستان کی خدمت خلق

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام جماعت کو رمضان میں خاص طور پر انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرمائی- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تحریک فرمائی تھی کہ عید کی سچی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب غرباء اور ناداروں کو عید کی خوشیوں میں شامل کریں گے- احباب جماعت نے امسال بھی اس پر صمیم قلب سے لبیک کہا- اس کا مظہر درج ذیل رپورٹ ہے- جو صرف خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت جمع کردہ اعداد و شمار پر مشتمل ہے- دیگر تنظیموں کے تحت اور انفرادی سطح پر جو خدمت کی گئی ہے وہ اس کے علاوہ ہے-

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو امسال بھی رمضان المبارک اور عید الفطر کے موقع پر مستحقین اور نادار لوگوں کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی- بیشتر مجالس نے خدمت خلق کے میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا- مجموعی طور پر 8063 نئے سوٹ و سویٹرز جن کی مالیت 20 لاکھ روپے تھی مستحقین میں تقسیم کئے گئے- ساڑھے آٹھ لاکھ روپے مالیت کی اشیاء خورد و نوش پر مشتمل تقریباً 5914 راشن پیکس اور 1,11,150 روپے کے 1560 عید گفٹ پیکس کے علاوہ اندازاً ساڑھے تین لاکھ روپے کی نقدی بھی تقسیم کی گئی- 2671 افراد کی سحری و افطاری کے انتظام پر ایک لاکھ سے زائد کے اخراجات کئے گئے - اسیران کے لئے 43000 روپے خرچ ہوئے اور 30,000 روپے مالیت کے 20 بکرے صدقہ کئے گئے- تقسیم ہونے والے استعمال شدہ سوٹ و سویٹرز کی تعداد 1756 تھی اس طرح تقریباً 34 لاکھ 96 ہزار روپے سے زائد کے اخراجات سے ضرورت مند اور مفلس لوگوں کی مدد کی گئی- اللہ تعالیٰ اس خدمت میں حصہ لینے والے تمام خدام و اطفال کو جزائے خیر عطا فرمائے- (آمین)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں

وعید کی پیشگوئیاں کس طرح ٹل سکتی ہیں

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

آخری زمانے میں زلزلوں اور جنگوں کی رونما ہونے کی پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے تجلیات الٰہیہ میں پانچ زلازل اور جنگوں کی خبریں دی ہیں۔ "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار"

حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"......مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے"۔

منظوم کلام میں مزید فرماتے ہیں:۔

پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
ان کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اس کے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

وعید کی پیشگوئیاں

"ایسی پیشگوئیاں جو خدا کے رسول کرتے ہیں جن میں کسی کی موت یا اور بلا کی خبر ہوتی ہے وہ وعید کی پیشگوئیاں کہلاتی ہیں اور سنت اللہ ہے کہ خواہ ان میں شرط ہو یا نہ ہو وہ توبہ اور استغفار سے ٹل سکتی ہیں یا ان میں تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی میں وقوع میں آیا اور یونس نبی نے جو اپنی قوم کے لئے چالیس دن تک عذاب آنے کا وعدہ کیا تھا وہ قطعی وعدہ تھا اس میں ایمان لانے یا ڈرنے کی کوئی شرط نہ تھی مگر باوجود اس کے جب قوم نے تضرع اور زاری اختیار کی تو خدا تعالیٰ نے اس عذاب کو ٹال دیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے یہ تسلیم شدہ عقیدہ ہے کہ ہر ایک بلا جو خدا تعالیٰ کسی بندہ پر نازل کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ بلا صدقہ اور خیرات اور توبہ اور استغفار اور دعا سے رفع ہو سکتی ہے۔ پس اگر وہ بلا جس کا نازل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے کسی نبی اور رسول اور مامور من اللہ کو اس سے اطلاع دی جائے تو وہ وعید کی پیشگوئی کہلاتی ہے اور چونکہ وہ بلا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق توبہ و استغفار اور صدقہ خیرات اور دعا اور تضرع سے دفع ہو سکتی ہے۔ یا اس میں تاخیر پڑ سکتی ہے اور اگر وہ بلا جو پیشگوئی کے رنگ میں ظاہر کی گئی ہے۔ صدقہ خیرات اور توبہ اور استغفار اور دعا سے رفع ہو سکتی ہے۔ پس اگر وہ بلا جس کا نازل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے کسی نبی اور رسول اور مامور من اللہ کو اس سے اطلاع دی جائے تو وہ وعید کی پیشگوئی کہلاتی ہے"۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 180)

توبہ کا دروازہ

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہاء ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے......... وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم ص 296)

"پس اٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے...... لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلدی راضی کر لو اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے...... تم خدا سے صلح کرو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ آمین"۔

(لیکچر لاہور ص 39)

توبہ و استغفار

"ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچالے۔

(چشمہ معرفت)

اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کردے توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب سر پر بلا آپڑے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے چاہئے کہ ہر شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے۔ اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملادیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی بات سے توبہ کریں۔ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو(۔) (الدھر: 9) خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔

(ملفوظات جلد اول ص 134)

صدقات وخیرات سے عذاب کا ٹلنا

"یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب، وملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے"۔ (ملفوظات جلد سوم ص 218)

صدقات اور دعا

تقدیر دو قسم کی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص 100)

"یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی"۔

(ملفوظات جلد اول ص 155)

"صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے اگر پیسہ پاس نہ ہو تو ایک بوکا (ڈول) پانی کسی کو بھر دو یہ بھی صدقہ ہے۔ اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم ص 72)

لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔ مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امید اس کیلئے تسلی بخش نہ ہوتی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 201)

تمام انبیاء کا متفق علیہ مسئلہ

"ان سب باتوں کے بعد میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں اگر وہ شدید العقاب ہے تو غفور رحیم بھی تو ہے جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو عذاب آنے سے پہلے ڈرتے ہیں اور خدا کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ اس وقت ضرور بچائے جاتے ہیں جب کہ عذاب اچانک آدباتا ہے۔ لیکن جو اس وقت روتے اور آہ وزاری کرتے ہیں جب کہ عذاب آپہنچتا ہے اور اس وقت گڑگڑاتے اور توبہ کرتے ہیں جب کہ ہر ایک سخت

باقی صفحہ 7 پر

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

تناسخ کے عقیدہ پر ایک نظر

ایک سفر کے دوران میں فرینکفرٹ جرمنی میں دو ایک دن ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ پہلے روز بعض جرمن احباب کی مجلس میں ایک خاتون سے جو تناسخ کے عقیدہ کے حق میں بڑا جوش وخروش رکھتی تھیں گفتگو کا موقعہ ملا۔ برادرم ہدایت اللہ ھبش صاحب ترجمانی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ جب محترمہ اپنا موقف خوب زور سے بیان کر چکیں تو ان کی خدمت میں عرض کیا۔

ایک انسان بنیادی طور پر دو رہ نما اپنی سوچ کے لئے رکھتا ہے

اول اگر وہ خدا تعالیٰ کو مانتا ہے اور خدا کی طرف سے الہامی کتاب اترنے کا قائل ہے تو لازماً اس کو اس کتاب میں بیان شدہ عقائد کو صحیح تسلیم کرنا ہوگا۔

دوم خود انسان کی عقل اور اس کا مشاہدہ اور تجربہ یا دوسرے الفاظ میں سائنس اس کے لئے رہنما ہے۔

اب جہاں تک الہامی کتاب کا تعلق ہے نہ ہی آپ کی کتاب وید میں تناسخ کی طرف کوئی اشارہ ہے نہ ہی قرآن مجید میں تناسخ کا کوئی ذکر ہے۔

جہاں تک عقل، تجربہ، مشاہدہ یا سائنس کا تعلق ہے آپ کو تناسخ کے حق میں ان سے کوئی بھی رہ نمائی نہیں ملتی۔

محترمہ خاتون نے تسلیم کیا کہ ویدوں میں تناسخ کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی سائنسی حقیقت کے طور پر تناسخ ثابت ہے۔ مگر انہوں نے دعویٰ کیا کہ گیتا بھی الہامی کتاب ہے اور وہ تناسخ کی تعلیم دیتی ہے۔ یہ دعویٰ ان کا اگرچہ غلط تھا اور حقیقتاً گیتا میں بھی حقیقی طور پر تناسخ ارواح کا ذکر نہیں اور جو حوالے تناسخ کے حق میں پیش کئے جاتے ہیں ان کی تشریح دوسرے رنگ میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر بات اگر حوالوں کی غلط اور صحیح تشریح پر شروع ہو جاتی تو لمبی پڑ جاتی۔ یہ خاتون چونکہ اس نوجوان طبقہ سے تعلق رکھتی تھیں جو یورپ میں اھنسا اور عدم طاقت اور Non-Violence کا پرچار کرتا ہے اس لئے ان کو عرض کیا کہ آپ گیتا کو کس طرح الہامی کتاب قرار دے سکتی ہیں کیونکہ گیتا کی کتاب تو شروع ہی اس مضمون سے ہوتی ہے کہ ایک میدان جنگ میں کوروؤں اور پانڈوؤں کے لشکر ہتھیاروں سے مسلح جنگ کے لئے تیار ہیں۔ خون بہنے کو ہے پانڈوؤں کا سردار ارجن رتھ پر سوار ہے اور شری کرشن مہاراج (جو دراصل انسانی شکل میں خدائی کی تجلی ہیں) ارجن کا رتھ چلا رہے ہیں۔ اور ارجن کے کہنے پر رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لا کر کھڑا کر دیتے ہیں ارجن اپنے لشکر اور مقابل کے لشکر پر نظر ڈالتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کہیں اس کے گورو کھڑے ہیں کہیں چچا کہیں بھائی کہیں خالو کہیں بھتیجے کہیں دوست سب ایک دوسرے سے جنگ کے لئے تیار ہیں یہ صورت حال دیکھ کر ارجن کا دل نرم پڑ جاتا ہے مگر شری کرشن مہاراج (جو دراصل انسانی لباس میں خود خدا ہیں) ارجن کو اپدیش دیتے ہیں اس کی ٹوٹی ہوئی ہمت کو پھر استوار کرتے ہیں اور اس کو جنگ کرنے اور خون بہانے پر انگیخت کرتے ہیں اس نظارہ کو گیتا کے اردو نظم میں مترجم معروف حساب دان خواجہ دل محمد صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں

تب ارجن نے دیکھا کھڑے ہیں تمام
چچے دادے استاد ذی احترام
کہیں بیٹے پوتے کہیں یار ہیں
برادر ہیں ماموں ہیں غم خوار ہیں
خسر ہے کوئی کوئی دلبند ہے
کہ اک سے لگا اک کا پیوند ہے
جگر کی جگر سے لڑائی ہے آج
کہ لڑنے کو بھائی سے بھائی ہے آج
ہوا دل کو ارجن کے رنج و ملال
کہا رحم و رقت سے ہو کر نڈھال
مہاراج یہ کیا ہے درپیش آج
کہ لڑنے کو ہے خویش سے خویش آج
یہ کارزبوں کر کے کیا فائدہ
عزیزوں کا خوں کر کے کیا فائدہ
کھڑے ہیں وہ تیر و کماں جوڑ کر
زر و مال و جاں سب سے منہ موڑ کر
پدر بھی ہیں دادے بھی استاد بھی
پسر بھی ہیں اور ان کی اولاد بھی
یہ ماموں وہ بیوی کا بھائی وہ باپ
سبھی میں قرابت سبھی میں ملاپ
اگر ہم عزیزوں کو کر دیں ہلاک
رہیں گے سدا غم سے اندوہناک
صد افسوس ہم کھو کے عقل سلیم
یہ کرنے لگے ہیں گناہ عظیم
بہائیں گے افسوس اپنوں کا خوں
کہ ہے بادشاہی کا سر میں جنوں

جب ارجن نے اس رنج وغم کا اظہار کر کے رحم اور اھنسا کا اظہار کیا تو شری کرشن مہاراج نے جو خدا کے مظہر تھے (بقول گیتا) نہایت غصہ کا اظہار کیا اور ارجن کو لڑائی پر انگیخت کرتے ہوئے کہا

سن ارجن! یہ کیسی روش ہے ذلیل
جو دوزخ میں ڈالے جو کر دے ذلیل
کٹھن وقت میں ایسی کیوں بے دلی
نہ ہو آریاؤں میں یوں بے دلی
تو ارجن نہ بن حیز نامرد و زار
نہیں تیرے شایان شاں جی کی ہار
یہ کم ہمتی چھوڑ۔ کر جی کڑا
عدو سوز ارجن کھڑا ہو کھڑا
ترا فرض کیا ہے رکھ اس پر نظر
نہ جی ڈگمگا اس کی تکمیل کر
عمل کھتری کا کوئی کیوں نہ ہو
نہ پہنچے کبھی دھرم کی جنگ کو
ہیں ارجن وہی کھتری خوش نصیب
ملے معرکہ جن کو ایسا عجیب
یہ بن مانگے نعمت خود آئی ہے گھر
کھلے خودبخود آ کے جنت کے در
اگر دھرم کی تو لڑے گا نہ جنگ
اور اس جنگ میں کچھ کرے گا درنگ (تاخیر)
تو پت تیری باقی رہے گی نہ دھرم
تجھے پاپ گھیریں گے آئے گی شرم
مرے گا تو پائے گا جنت میں گھر
اگر جیت جائے تو دنیا ہو سر
اٹھ ارجن کھڑا ہو دکھا زور جنگ
کہ مردوں کو میدان سے ہٹنا ہے ننگ

فرینکفرٹ کی یہ محترمہ جو تناسخ اور اھنسا اور Non-violence کی پرچارک تھیں ان کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کتاب جس کی ابتداء ہی جنگ اور قتل اور خون بہانے کے حکم سے ہوتی ہے کس طرح الہامی کلام قرار دی جاسکتی ہے۔ اب گیتا الہامی کتاب نہیں۔ ویدوں میں تناسخ کا ذکر نہیں اور سائنس تناسخ ارواح کو تسلیم نہیں کرتی تو کس بناء پر تناسخ کا عقیدہ قبول کیا جائے۔

محترمہ جو اپنے بحث ومباحثہ اور جوش وخروش کے لئے جماعتی حلقوں میں خوب متعارف تھیں کہنے لگیں مگر بات یہ ہے کہ میں بحث نہیں کرنا چاہتی اور یہ کہہ کر اپنے نوجوان ساتھی کے ساتھ اٹھ کر چلی گئیں۔

یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا جو غیر متبدل اور حی وقیوم ہے وہ مومن کامل کی اس پاک تبدیلی کے بعد جب کہ مومن خدا کے لئے اپنا وجود بالکل کھو دیتا ہے اور ایک نیا چولا پاک تبدیلی کا پہن کر اس میں سے اپنا سر نکالتا ہے۔ تب خدا بھی اس کیلئے اپنی ذات میں ایک تبدیلی کرتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا کی ازلی ابدی صفات میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے۔ نہیں بلکہ وہ قدیم سے اور ازل سے غیر متبدل ہے۔ لیکن یہ صرف مومن کامل کے لئے جلوہ قدرت ہوتا ہے۔ اور ایک تبدیلی جس کی ہم کنہ نہیں سمجھ سکتے مومن کی تبدیلی کے ساتھ خدا میں بھی ظہور میں آجاتی ہے۔ مگر اس طرح پر کہ اس کی غیر متبدل ذات پر کوئی گرد وغبار حدوث کا نہیں بیٹھتا۔ وہ اسی طرح غیر متبدل ہوتا ہے جس طرح وہ قدیم سے ہے۔ لیکن یہ تبدیلی جو مومن کی تبدیلی کے وقت ہوتی ہے یہ اس قسم کی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مومن خدا تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو خدا اس کی نسبت تیز حرکت کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ تبدیلیوں سے پاک ہے ایسا ہی وہ حرکتوں سے بھی پاک ہے۔ لیکن یہ تمام الفاظ استعارہ کے رنگ میں بولے جاتے ہیں۔ اور بولنے کی اس لئے ضرورت پڑتی ہے کہ تجربہ یہ شہادت دیتا ہے کہ جیسے ایک مومن خدا تعالیٰ کی راہ میں نیستی اور فنا اور استہلاک کر کے اپنے تئیں ایک نیا وجود بناتا ہے۔ اسی کی ان تبدیلیوں کے مقابل پر خدا بھی اس کے لئے ایک نیا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ معاملات کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ کبھی نہیں کرتا اور اس کو اپنے ملکوت اور اسرار کا وہ سیر کراتا ہے جو دوسرے کو ہرگز نہیں دکھلاتا اور اس کے لئے وہ کام ظاہر کرتا ہے جو دوسروں کے لئے ایسے کام کبھی ظاہر نہیں کرتا۔ اور اس قدر اس کی نصرت اور مدد کرتا ہے کہ لوگوں کو تعجب میں ڈالتا ہے اس کیلئے خوارق دکھلاتا ہے اور معجزات ظاہر کرتا اور ہر ایک پہلو سے اس کو غالب کر دیتا ہے۔ اور اس کی ذات میں ایک قوت کشش رکھ دیتا ہے جس سے ایک جہان اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور وہی باقی رہ جاتے ہیں جن پر شقاوت ازلی غالب ہے۔

پس ان تمام باتوں سے ظاہر ہے کہ مومن کامل کی پاک تبدیلی کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی ایک نئی صورت کی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے انسان کو اپنے لئے پیدا کیا ہے۔ کیونکہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کرے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالیٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس کا متولی اور متکفل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے۔ اور اگر ایک طرف تمام دنیا ہو اور ایک طرف مومن کامل تو آخر غلبہ اسی کو ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پورا۔ وہ اس کو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے اور گلزار میں سے نکلتا ہے۔ وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا ہے اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے۔ دشمن ان کے لئے بہت منصوبے کرتے اور اس کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے آخر اس کی ذلت چاہنے والے ذلت کی مار سے مرتے ہیں اور نامرادی ان کا انجام ہوتا ہے۔

لیکن وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمت کے ساتھ خدا کا ہو گیا ہے وہ نامراد ہرگز نہیں مرتا اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے۔ اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے جب تک اپنے کاموں کو پورا کر لے۔ تمام برکتیں اخلاص میں ہیں۔ اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے۔

(براہین احمدیہ حصہ 5 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 242)

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب کے بارے میں چند قلبی تاثرات

قریبی احباب، دوستوں اور آپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے خطوط و مضامین کا خلاصہ

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب کی شخصیت کے کئی پہلو اور کئی جہات تھیں۔ وہ پر جوش داعی الی اللہ، ماہر اور مشاق صحافی، محبت پیار اور دلی وابستگی رکھنے والے وجود، دیرینہ خادم سلسلہ، دوسروں کے لئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے، باوفا شوہر، لحہ لحہ شفقت رکھنے والے باپ، ہر کسی کے دکھوں میں شریک وجود، ہر دلعزیز ساتھی اور نہ جانے کیا کیا خوبیوں اور نیکیوں کا مرقع انسان تھے۔ آپ کی وفات کی خبر ہر دل پر بجلی بن کر گری۔ آپ سے تعلق رکھنے والے دور و نزدیک کے سب دوست اور احباب نے اپنی اپنی جگہ پر محبت والفت کے رنگ میں اور آپ کی جدائی کو محسوس کرتے ہوئے اپنے قلبی تاثرات رقم فرمائے۔ جنہیں اختصار کے ساتھ الفضل میں شائع کیا جارہا ہے۔

☆محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ لاہور نے 8 دسمبر 2001ء کے شمارے میں ادارتی نوٹ میں لکھا۔

کسے خبر تھی کہ 12 نومبر 2001ء کی ملاقات جو مرزا خلیل احمد قمر۔ میاں مبارک علی (آئرن مرچنٹ) اور میں نے ان سے کی آخری ملاقات ثابت ہوگی ورنہ جی کھول کر باتیں ہوتیں کچھ اور نہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا کہ وہ میرے بیرون ملک چلے جانے پر دو دفعہ نہایت جانفشانی۔ فرض شناسی اور مہارت سے میری جگہ ادارت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ مگر اس دن تو انہوں نے ذرا محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ کینسر میں مبتلا تھے۔ جس کا تاوفات ''کیموتھراپی'' کے ذریعہ علاج کرواتے رہے۔ آخری دنوں میں کمر کے شدید درد نے آگھیرا جس کا ''فزیوتھراپی'' کے ذریعہ علاج ہوتا رہا۔ مگر وہ ان عوارض سے جانبر نہ ہو سکے........... اور سید یوسف سہیل شوق 22 سال تک روزنامہ ''الفضل'' (ربوہ) کی ادارت کی نیابت کے فرائض ادا کرنے کے بعد 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم ایم۔ اے (جرنلزم) تھے روزنامہ ''حیات'' کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر بھی رہے ''لاہور'' کے بعض اخبارات میں ان کے مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔ وہ نہایت دریا دل، ملنسار، دشمنوں سے بھی مروت کرنے والے انسان تھے۔ شعر وشاعری کے دلدادہ، ماہر صحافی اور مصنف۔ مدیر ''لاہور'' کو ان کا عجز و نیاز بے حد پسند تھا۔ وہ اکثر بات یوں کرتے جیسے التجا کر رہے ہوں ایسے انسان کہاں ملیں گے؟ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ جوار رحمت سے نوازے۔

☆محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:۔

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ اخبار الفضل کا مطالعہ کرنے والا ہر قاری نائب ایڈیٹر الفضل کے حوالہ سے ان سے واقف ہے لیکن ان کے گوناگوں کمالات سے وہی لوگ واقف ہیں جن سے ان کے قریبی تعلقات تھے۔ الفضل کے معیار کو برقرار رکھنے بلکہ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک لے جانے میں آپ ہمیشہ کوشاں رہے۔ آپ جماعت احمدیہ کے مخلص خادم، قلمکار اور کامیاب صحافی تھے۔ ان کی خدمات کسی ایک یا چند مضامین میں سمیٹی نہیں جا سکتیں۔ ان کے لئے تو ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔

☆محترم پروفیسر محمد افضل صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:۔

بڑے پیارے انسان، ہمدرد وخلیق، جب بھی ملے مسکراتے ہوئے، بڑی عزت سے پیش آتے۔ بہت اچھا لکھنے والے، ان کی رپورٹنگ بہت اعلیٰ، تحریر خوبصورت، انداز پیارا، سلسلہ کے مخلص خادم، الفضل کے بہت اچھے کارکن، زندگی وقف کرنا بھی تو ایک بہت بڑی قربانی ہے اور انہوں نے یہ عہد خوب نبھایا اور آخری دم تک نبھایا۔

☆مجلس عاملہ انصار اللہ ربوہ کے اجلاس میں منظور ہونے والی قرار داد تعزیت کا ایک حصہ یہ ہے:۔

آپ ساری عمر تک ایک صحت مند اور مستعد خادم سلسلہ کے طور پر انتھک محنت کرتے رہے۔ اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے علاوہ آپ نے دعوت الی اللہ میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ اور اس کے لئے اپنے ہر آرام کو نظر انداز کر دیا حتیٰ کہ اپنی گاڑی بھی اس کار خیر کیلئے وقف کر دی۔ اور پھر دور دور سے آپ دعوت الی اللہ کے پھل حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

آپ ایک مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ اپنے دوستوں عزیزوں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ نیکی اور دین کی خدمت ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ آپ نے 1977ء میں صحافت میں ایم۔ اے کرنے کے بعد مختلف ملکی اخبارات میں کام کیا۔ لیکن 1979ء میں آپ نے سلسلہ کے لئے زندگی وقف کر دی اور پھر تادم آخر روزنامہ الفضل کے ذریعہ جماعت کی خدمت میں جت گئے۔ آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم امور طلباء بھی رہے اور خدام الاحمدیہ کے ماہنامہ ''خالد'' کے ایڈیٹر ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل رہا۔ اس کے علاوہ بھی آپ کو صحافت کے میدان میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ آپ نے بچوں کیلئے ''چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بڑے آدمی کیسے بنے'' کے نام سے ایک مفید کتاب بھی تصنیف فرمائی۔

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ میں آپ نے مقامی حلقہ کے زعیم اور نائب زعیم اصلاح وارشاد کے طور پر نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

☆محترم میاں محمد اسحاق صاحب لکھتے ہیں:۔

سید یوسف سہیل شوق۔ ایک درویش صفت انسان جس سے ملتے ہی فوراً بے تکلف ہو جانے کو دل کرتا اور لگتا جیسے برسوں سے شناسائی ہے۔ سرسری سی ملاقات میں اپنے علم کا سکہ جمالیا۔ حضور انور نے جب اردو کلاس میں ''سرسری'' کے تعلق میں ایک شعر سنایا تو اس کا دوسرا مصرعہ یاد نہیں آ رہا تھا میں نے فون کر کے پوچھا تو کہا کہ فوری طور پر مستحضر نہیں لیکن جلد ہی بتا دونگا۔ ابھی دفتر سے واپس آتے ہوئے رستہ میں ہی مل گئے کہ شعر سنانے میرے گھر گئے تھے۔

شعر تھا

سرسری ان سے ملاقات ہے گاہے گاہے
صحبت غیر میں گاہے۔ سر راہے گاہے

یعنی کوئی چھوٹے سے چھوٹا کام بھی اس ذمہ داری سے انجام کو پہنچاتے کہ ان پر رشک آنے لگتا۔ اور یہ تھی ان کی عظمت اور ان کا شوق۔

ان کی وفات پر لکھتے ہوئے فیض احمد فیض کی نظم بے طرح یاد آ رہی ہے جو انہوں نے اپنے بھائی کی وفات پر لکھی تھی۔ جو خراج عقیدت کے طور پر میرے بھی حسب حال ہے۔

مجھ کو شکوہ ہے مرے بھائی کہ تم جاتے ہو
لے گئے ساتھ مری عمر گزشتہ کی کتاب
اس میں تو میری بہت قیمتی تصویریں تھیں
اس میں بچپن تھا مرا، اور مرا عہد شباب
اس کے بدلے مجھے تم دے گئے جاتے جاتے
اپنے غم کا یہ دمکتا ہوا خوں رنگ گلاب
کیا کروں بھائی، یہ اعزاز میں کیونکر پہنوں
مجھ سے لے لو مری سب چاک قمیصوں کا حساب
آخری بار ہے۔ لو مان لو اک یہ بھی سوال
آج تک تم سے میں لوٹا نہیں مایوس جواب
آ کے لے جاؤ تم اپنا یہ دمکتا ہوا پھول
مجھ کو لوٹا دو مری عمر گزشتہ کی کتاب

☆محترم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں:۔

محترم یوسف سہیل شوق صاحب کی وفات پر دلی افسوس ہے خاکسار کی ان سے دوستی بہاولپور کے زمانے کی تھی۔ ان دنوں آپ وہاں خدام الاحمدیہ کی خدمات میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے۔ انہوں نے روزنامہ الفضل کی بہت خدمت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

☆محترم نذیر احمد خادم صاحب بہاولنگر سے لکھتے ہیں:۔

بے نفس، بے ریا، نمود ونمائش جسے کبھی چھو کر نہیں گئی تھی، ہمہ وقت چہرے پر مسکراہٹ کھیلتی، بات کرتے تو منہ سے پھول جھڑتے، سادگی وعاجزی ایسی کہ بقول حالی

خاکساری اپنی کام آئی بہت
ہم نے ہر ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا

لکھنے پہ آتے تو قرطاس پر موتی بکھیرتے چلے جاتے، بعض دفعہ ایسے زوردار، موثر اور مسحور کن اداریے لکھے کہ از اول تا آخر پڑھے بغیر چھوڑے نہ جا سکتے۔

اہل وفائے گھٹیالیاں وتخت ہزارہ پر قلم اٹھایا تو گویا قلم توڑ کر رکھ دیا۔ کون جانتا تھا کہ حضرت سلطان القلم کا یہ خادم الفضل کے متعدد ٹھوس اداریے سپرد قلم کرنے والا یہ قلمکار ایم ٹی اے پر اپنی شیریں بیانی کے جادو جگانے والا اتنی جلد الفضل کی محفل سونی کر جائے گا اور قارئین الفضل کی مجلس کو اداس چھوڑ جائے گا

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

☆مجلس انصار اللہ چک نمبر 184/7-R. ضلع بہاولنگر کے اجلاس میں مکرم ومحترم سید یوسف سہیل شوق صاحب کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

☆محترم محمد احمد خان صاحب اسلام آباد سے

لکھتے ہیں:۔

گزشتہ سال 2000ء کے شروع میں جب خاکسار نے تاریخ جماعت احمدیہ سٹروعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب (انڈیا) کا مسودہ تیار کیا تو اس کی درستگی اور نظر ثانی کے لئے خاکسار بغیر یوسف سہیل شوق کی جان پہچان کے ان کے پاس لے گیا اور اپنا مدعا بیان کیا محترم یوسف سہیل شوق صاحب پہلی ہی ملاقات میں مجھ سے اس طرح ملے جیسے برسوں کی جان پہچان ہو اور مسودہ رکھ لیا اور میرا حوصلہ بڑھایا کہ بڑی محنت سے مسودہ تیار کیا گیا ہے۔

ایک دفعہ جب میں نے کہا کہ جتنی کمپوزنگ مکمل ہو جائے گی اتنی آپ کو دکھا دیا کروں گا اور جب میں نے کہا کہ میں فون کر دیا کروں گا کیا آپ آ جایا کریں گے تو سہیل صاحب کہنے لگے کہ میں خادم ہوں جب بھی آپ مجھے جس جگہ بلائیں گے اسی وقت حاضر ہو جایا کروں گا حالانکہ ضرورت ہمیں تھی اور ہمیں خود ان کے پاس جانا چاہئے تھا۔

☆محترم وحید احمد صاحب ربوہ سے تحریر کرتے ہیں:۔

محترم یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ بہت کم لیکن نہایت عمدہ لمحات گزرے ہیں۔ مرحوم نہایت مشفق، ہمدرد، ملنسار اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں ایک لطیف حس مزاح بھی تھی۔ ہر شخص کا ان کیساتھ عزت اور پیار کا رشتہ تھا۔ خاکسار کو ان کے ساتھ دفتر الفضل میں کام کرنے کا کچھ عرصہ موقع ملا تو ان کو نہایت قریب سے دیکھنے کا اتفاق رہا۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا محبت اور اخوت مثالی تھا۔

لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور شفقت ان کا نمایاں وصف تھا لوگوں کے ذاتی کاموں اور ذاتی ضروریات میں ہر قسم کی ممکنہ مدد کرنے کیلئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے۔ اور ہمدردی خلق میں مالی وقتی قربانی کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے۔

جب آپ راولپنڈی اپنے گھر کو چھوڑ کر مستقل طور پر سلسلہ کی خدمت کے لئے ربوہ میں منتقل ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے گھر راولپنڈی گئے تو خود بتاتے ہیں کہ میرے ایک غیر از جماعت صحافی دوست نے ملاقات میں کہا کہ لگتا ہے کہ شوق صاحب کو بہت بڑی آفر ملی ہے جو کہ راولپنڈی چھوڑ گئے ہیں اور پھر اس دوست نے ماہانہ الاؤنس کے بارہ میں اصرار کے ساتھ دریافت کیا کہ کتنی تنخواہ پر گئے ہو۔ جب ان کے اصرار پر ماہانہ الاؤنس اسے بتایا تو وہ حیران و ششدر رہ گیا۔ اسے بڑی مشکل سے یقین دلایا کہ وقف کے جذبہ کے تحت وہاں کام شروع کیا ہے۔ آپ نے یقیناً اپنے والد مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب کی وسیع کوٹھی سے ایک مختصر سے کوارٹر میں رہائش اختیار کی اور شکر کے جذبہ سے معمور ہو کر اپنے وقف کو خوب نبھایا۔

جب ایم ٹی اے پر حضور انور کے خطبات کا براہ راست سلسلہ شروع ہوا تو بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ خطبات کا خلاصہ ہدیہ قارئین کرنے کیلئے تیار کرتے۔ ظاہری طور پر ایک مختصر اور چھوٹے قد کا یہ وجود کتنا عظیم انسان تھا کہ ہر وقت محنت لگن اور شوق کے ساتھ اپنے کام اور ہمدردی خلق کے کاموں میں مصروف رہتا۔

ادارہ الفضل کے کارکنان کے تاثرات

☆محترم گلزار احمد طاہر ہاشمی صاحب لکھتے ہیں:۔

گزشتہ 22 سال سے خاکسار کو ان کے ساتھ کام کرنے کی توفیق ملی۔ وہ بہت ملنسار، رحم دل، شفیق اور مہربان دوست تھے۔ شستہ و شائستہ کلام کے حامل سید یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ ان گنت دفعہ بیرون ربوہ دفتری کام کے سلسلہ میں سفر کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔ وہ ہمیشہ دفتری کاموں کو مقدم رکھتے اور ان کی خواہش ہوتی تھی کہ جماعتی کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے تا کہ ہم مرکز سلسلہ جا کر دوسری خدمات کی طرف توجہ دے سکیں۔

نیز شاہ صاحب نے کبھی بھی سفر کے دوران نماز قضا نہیں کی بلکہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ گاڑی میں بھی نماز باجماعت کا التزام کیا جاوے۔

ان کی جدائی کا صدمہ ایک دلخراش واقعہ ہے اللہ تعالیٰ ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمیں بھی اسی طرح خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے جس طرح شوق صاحب مرحوم بیماری کے عالم میں بھی دفتر آ کر خدمت بجالاتے رہے۔

☆محترم منیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

مکرم سید یوسف سہیل شوق صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کے ساتھ خاکسار کو شروع ملازمت سے کام کرنے کا شرف حاصل ہے۔ نہایت شفیق اور مہربان دوست تھے۔ ہر کسی کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھنے والے آج تک میری دانست میں نہیں ہے کہ کوئی سائل یا کوئی دوست کسی کام کے سلسلہ میں آپ کے پاس آیا ہو اور آپ نے کوئی عذر پیش کیا بلکہ فوراً اس کے ساتھ چل دیتے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت دیکھئے کہ کبھی ناکام نہ لوٹے۔ خاکسار کو متعدد دفعہ آپ کے ساتھ سفر کرنے کی توفیق ملی۔ وہ دعوت الی اللہ کے دھنی تھے۔ اور اس قدر احسن رنگ میں فریضہ دعوت الی اللہ انجام دیتے کہ مخاطب کے دل میں گھر کر لیتے۔ کیونکہ اس شخص کو کمال قدرت کلام تھی۔ ان کے ذریعہ کئی نیک روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ میرے محسن عزیز اور پیارے دوست کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

☆محترم غلام مصطفی تبسم صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کو ان کے ساتھ 15 سال کا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں کوئی بھی دن ایسا نہیں آیا جس دن کسی معاملے میں رہنمائی نہ کی ہو۔ دفتری طور پر ان کے بہت احسانات تھے۔ مجھ سے ہمیشہ بزرگوں کی طرح شفقت سے پیش آتے اور فرماتے کہ میں تمہارے باپ کی جگہ ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے ان سے ہمیشہ باپ جتنا پیار، محبت اور وفا ملی۔ مہمان نوازی میں ان کا اپنا معیار تھا۔ زندگی کے گزشتہ پندرہ سالوں میں ایک رہنما، بزرگ، مشورہ دینے والے اور ہر طرح کے دکھ میں شریک ہونے والے وجود سے ہم محروم ہو گئے ہیں۔ ان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات ہمیشہ مشعل راہ کے طور پر یاد رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

☆محترم مظہر احمد چیمہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

اگرچہ خاکسار کو بہت تھوڑا عرصہ مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا لیکن یہ کم عرصہ بھی بہت یادگار اور حسین یادوں سے مزین ہے۔ خاکساری وانکساری اس مرد باوفا کا خاصا تھی۔ اپنے فن اور علم میں ماہر ہونے کے باوجود کبھی یہ بات باور نہیں ہونے دیتے تھے۔ اور انتہائی پیار اور شفقت کے انداز میں بات سمجھا دیتے تھے۔ مخلوق خدا سے ہمدردی اور شفقت تو آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ خاکسار نے اکثر اوقات غریب خواتین وحضرات اور بچوں کو آپ کے پاس اپنی ضروریات کیلئے آتے دیکھا ہے۔ آپ نہایت ہمدردی سے ان سب کی باتیں سنتے اور حسب توفیق و حالات ان کی مدد کرتے۔

اپنی انتہائی بیماری کے دنوں میں بھی جب آپ دفتر تشریف لاتے تو سب کو بڑے تپاک سے ملتے۔ اور حال احوال پوچھتے غرضیکہ آپ کا وصال ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مدتوں آپ کی کمی محسوس کی جاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرتے ہوئے کروٹ کروٹ جنت عطا کرے۔ آمین

☆محترم حکیم فرید احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

میری شوق صاحب کے ساتھ اس قدر انسیت تھی کہ جب کبھی کوئی دفتری یا کوئی ذاتی مشکل پیش آتی تو خاکسار بلا جھجک ان کے پاس چلا جاتا۔ باوجود مصروفیت کے بات کو سنتے اور نہایت شفقت سے مفید مشورہ سے نوازتے۔ میں ان کو ہر وقت مستعد پاتا۔

بیماری کے دوران بہت بلند حوصلہ دکھایا۔ جب بھی صحت کے بارے میں پوچھا کبھی بھی حرف شکایت منہ پر نہ آیا۔ دفتری مصروفیت کے باوجود دفتری اوقات کے بعد ان کو اپنی موٹر سائیکل پر کسی نو مبائع یا کسی زیر دعوت فرد کو بٹھائے رواں دواں دیکھا۔ عوام الناس کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے۔ اکثر دیکھنے میں آیا کہ جب کبھی کوئی شخص کسی بھی غرض سے آتا تو کبھی اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے حتی المقدور کوشش کرتے کہ اس کی مراد پوری ہو جائے۔ دوسروں کے دکھ اور غم کو اپنا ہی سمجھتے۔ دفتر کے ساتھیوں کے ساتھ بہت زیادہ خلوص رکھتے اور ہمیشہ کوشش کرتے کہ کسی نہ کسی طرح ان کو کوئی فائدہ پہنچے۔

☆محترم چوہدری نصیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

آپ سے خاکسار کا تعلق 12 سال پرانا تھا۔ اکثر مسائل دریافت کرنے کا موقع ملتا، تسلی بخش جواب دیتے۔ آپ نے خاکسار کی احسن رنگ میں تربیت کی۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کو لکھنے میں کمال مہارت تھی۔ محنتی اور عالم باعمل تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ایک اچھے صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ عمدہ مقرر بھی تھے۔

☆محترم معین الدین صاحب لکھتے ہیں۔

محترم یوسف سہیل شوق صاحب درویش صفت، ہمدرد اور انسان دوست تھے۔ خاکسار کو اٹھارہ سال دفتر الفضل میں کام کرتے ہو چکے ہیں۔ کبھی بھی میں نے دفتر میں کسی کارکن سے سخت لہجہ میں بات کرتے نہیں سنا۔ اگر انہیں دفتری یا ذاتی کام بھی ہوتا تو بڑی عاجزی سے کہتے میں نے دیکھا اکثر محلہ کے دوست یا کوئی واقف کار آتا اس کی جائز ضرورت کو پوری کرتے۔ اگر کسی دوست کے ساتھ جانا بھی ہوتا تو ساتھ بلا تکلف چل پڑتے۔

دفتری یا ذاتی خط وکتابت کے سلسلہ میں تحریر لکھوانی ہوتی تو فوراً لکھ دیتے انکار تو ان کی سرشت میں نہ تھا۔ میں تو ان کے حسن اخلاق سے بہت متاثر تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

☆محترم شفیق احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

محترم یوسف سہیل شوق صاحب بہت پیار، محبت اور شفقت کرنے والے تھے۔ ہمارے لئے اگر کوئی کام مشکل ہوتا تو ہم ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تو وہ کام ہو جاتا۔ کسی بھی شخص کے کام سے انکار نہ کرتے۔ خاکسار کو 1988ء سے ان کے ساتھ دفتر الفضل میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مدد اور رہنمائی فرمائی۔

☆محترم محمد زاہد صاحب لکھتے ہیں:۔

محترم یوسف سہیل شوق صاحب سے خاکسار کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ وہ بہت ہی پیارے انسان تھے خاکسار کو جب بھی کبھی کسی کام کے لئے نہیں بھجواتے تو بہت پیار اور عاجزی کے ساتھ دعائیہ الفاظ دہراتے ہوئے کہتے۔ میری شادی سے قبل انتظامات کا جائزہ لیتے رہے اور شادی سے قبل میری غیر معمولی مالی مدد بھی کی۔ پھر ایک دفعہ خاکسار کا بیٹا بیمار ہوا اور ہسپتال میں داخل ہوا ہر روز بچے کا حال احوال پوچھتے اور دعا دیتے۔ کیسا عجیب نیک انسان تھا جو ہم سے بچھڑ گیا۔ دس سال تک محترم یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ ہر ایک سے نیک سلوک کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے ان کے بیوی بچوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

اطلاعات و اعلانات

دوسرا عشرہ تربیت

11 تا 20 جنوری 2002ء

احباب جماعت کی تربیت کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے اور اس کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے اس لئے امراء اضلاع، مربیان سلسلہ اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ پروگرام بنا کر اس بنیادی امر کی طرف خصوصی توجہ دیں اور جماعت کے جملہ پروگراموں میں جماعت کی تربیت کے پروگرام کو اہمیت دیں اور تربیت کے امور میں سرفہرست نمازوں کی ادائیگی ہے اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے:-

"نمازوں کے لئے بھرپور مہم چلائیں اور گھر گھر پہنچ کر کام کریں۔"

نیز ارشاد فرمایا کہ:-

"..........ایک معین پروگرام بنالیں کہ ہر ہفتے یا ہر مہینے مہینے میں ایک دفعہ اسی موضوع پر بیٹھا کریں ایک مجلس عاملہ کا اجلاس مقرر ہو جائے۔ ہمیشہ کے لئے آج سے، جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو اس دن لجنہ بھی نماز کے اوپر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں اور یہ فیصلہ کرلیں ہمیشہ کے لئے کہ اب ہم نے ہر مہینے کم سے کم ایک مرتبہ اس موضوع پر بیٹھنا ہے غور کرنا ہے اور جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے نہیں بیٹھ سکتے وہاں دو مہینے مقرر کرلیں۔ تین مہینے مقرر کرلیں مگر جہاں مقرر کریں پھر اس پر قائم رہیں اس پر صبر دکھائیں اور وہ ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ کتنے ہمارے Gains ہیں یعنی کتنا ہمیں فائدہ پہنچا ہے اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنائے کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی۔ کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔"

اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عملدرآمد کے لئے موثر طریق کار وضع کیا جائے مثلاً:-

1- ہر ماہ جماعتی مجلس عاملہ کے اجلاس میں نماز باجماعت کا تفصیلی جائزہ پیش کر کے آئندہ اصلاح احوال کے لئے ٹھوس مساعی کی جائے۔

2- جماعتوں میں تربیتی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کے ساتھ تینوں ذیلی تنظیموں کے عہدیداران تربیت اور مقامی مربی/معلم شامل ہوں جو جائزہ لے کر کمزور افراد سے رابطے کریں۔

اس پروگرام کو موثر بنانے اور جاری رکھنے کے لئے 11 جنوری تا 20 جنوری 2002ء دوسرا عشرہ تربیت منانے کی درخواست ہے۔ نیز اولین فرصت میں نظارت ہذا میں رپورٹ بھجوانے کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 80 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

- احباب کرام کے علم کی خاطر۔ پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کرسکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق دیتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

درخواست دعا

عزیز مسرور احمد طاہر بٹ ابن ایم طاہر بٹ صاحب انسپکٹر انصار اللہ گزشتہ چند دنوں سے بوجہ انتڑیوں میں سوزش سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم لقمان احمد بٹ صاحب ابن ماسٹر منصور احمد صاحب بٹ گزشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مشرقی افریقہ کے ممالک کی کانفرنس

سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں ایسٹ افریقہ کے سات ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس دہشت گردی کے خلاف اقدامات اور اس کی مذمت کے اعلان کے بعد ختم ہوگئی۔ اس تنظیم میں سوڈان، ایتھوپیا، اریٹریا، صومالیہ، یوگنڈا، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔

شمالی آئرلینڈ میں فسادات

شمالی آئرلینڈ میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں مظاہرین نے پولیس پر بم اور پتھر برسائے ہیں جس کی وجہ سے کئی مقامات پر آتشزدگی اور فائرنگ کے واقعات ہوئے ہیں جن سے متعدد افراد سیکیورٹی فورسز کے اراکین زخمی ہوگئے۔

امریکہ اور روس کے درمیان ہتھیاروں میں کمی کے مذاکرات

امریکہ اور روس کے درمیان نیوکلیئر ہتھیاروں کی کمی کرنے کے معاہدات پر مذاکرات اسی ماہ ہو رہے ہیں۔ امریکہ نے آئندہ پانچ سالوں میں ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد نصف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ موجودہ تعداد 6000 سے کم کر کے 3800 تک کر دی جائے گی۔

کابل سے افغان فوجیوں کا انخلا

سترہ ممالک کی امن فوج افغانستان کے انتظام وانصرام سنبھالے گی اس کے لئے افغان فوجیوں کا کابل سے انخلا شروع ہو گیا اور یہ فوجی کابل سے باہر بیرکوں میں رہیں گے۔ مقامی پولیس ان کے انخلا کی نگرانی کر رہی ہے۔ امن فوج کے ساتھ پولیس امن عامہ کے قیام کا انتظام کرے گی۔

کابل میں برفباری

گزشتہ روز کابل میں موسم سرما کی پہلی برفباری ہوئی جس سے وہاں سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن اس سے وہاں خشک سالی کے خاتمہ میں مدد ملے گی۔

امن فورس میں شامل 17 ممالک

افغانستان میں امن فورس میں شامل ہونے والے 17 ممالک کی فہرست جاری کی گئی ہے۔ اس فہرست میں زیادہ تر یورپ کے ممالک شامل ہیں۔ اور صرف مسلم ملک ترکی ہے۔

روس کی طرف سے چیچن جانبازوں کی ہلاکت کا دعویٰ

روس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ایک ماہ کے دوران 92 چیچن جانبازوں نے ہلاک کیا ہے جبکہ جھڑپوں میں 42 روسی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ روسی ترجمان نے کہا ہے کہ اس نے چیچنیا کے بیشتر حصے پر قبضہ کرلیا ہے تاہم علیحدگی پسندوں کے حملے جاری ہیں جن کی وجہ سے روسی فوج کو جانی نقصان ہو رہا ہے۔

ترکی اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرے: سعودی عرب

عثمانیہ دور کے قلعہ کی مکہ مکرمہ سے مسماری کی وجہ سے ترکی نے سعودی عرب سے احتجاج کیا تھا جس کی وجہ سے سعودی عرب نے متنبہ کیا ہے کہ ترکی ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرے۔ ہم قلعہ کی کسی اور انداز میں تعمیر کریں گے اور اس کی مسماری مسجد الحرام میں توسیعی منصوبے کی وجہ سے کی گئی تھی۔ ادھر ترکی نے اقوام متحدہ کے ثقافتی ادارے کو کہا تھا کہ اس کو قلعہ کی مسماری کا نوٹس لینا چاہئے۔ تاہم یونیسکو کے ترجمان نے کہا کہ یہ قلعہ بین الاقوامی ورثہ میں شامل عمارتوں کی فہرست میں شامل نہیں۔

ایران القاعدہ کے اراکین کو پناہ دے رہا ہے: امریکہ

امریکی محکمہ دفاع کے ایک افسر نے کہا ہے کہ ایران افغانستان میں مغربی اثر ورسوخ محدود کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ افغانستان کو ترکی کی طرح سیکولر ریاست دیکھنا نہیں چاہتا۔ ایران القاعدہ کے جنگجوؤں کو پناہ دے رہا ہے امریکی افسر نے کہا کہ ایران شر انگیزی پھیلا رہا ہے اور مغربی اثر افغانستان سے کم کرنے کے لئے کئی قبائلیوں کی حمایت اور ان کی تربیت کر رہا ہے۔ ہم ایران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے البتہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ملا عمر اور اسامہ کی گرفتاری میں تعاون کریں: کرزئی

افغان عبوری حکومت کے سربراہ حامد کرزئی نے افغان قبائلیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملا عمر اور اسامہ بن لادن کی گرفتاری میں مدد کریں۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد ٹیلی ویژن پر پہلے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہماری اولین ترجیح افراط زر کا قابو پانا اور کرنسی کو مستحکم کرنا ہے لیکن معیشت کی بحالی کا انحصار بین الاقوامی امداد پر ہے۔ انہوں نے تمام متحارب گروپوں سے اپیل کی کہ افغانستان میں قیام امن کے لئے سب لوگ متحد ہو جائیں۔

بقیہ صفحہ 3

سے سخت دل والا بھی لرزاں اور ترساں ہوتا ہے تو وہ بے ایمان ہیں وہ ہرگز نہیں بچائے جاتے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 404)

آنسو بہائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کیلگری (کینیڈا) کے مقام پر ایک خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر تیسری جنگ کی شکل میں سر پر منڈلانے والی مکمل تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح باہم مل کر زندگی گزارو۔ سب کو یکساں درجہ دو اور سب کے یکساں حقوق تسلیم کرو۔ ابھی وقت ہے ہمیں آج سے کچھ کرنا چاہئے تاکہ مستقبل میں اپنی دانشمندی اور دور اندیشی کی وجہ سے ہم ہنسیں اور خوش ہوں نہ کہ اپنی حماقتوں پر آنسو بہائیں۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے"۔ (دورہ مغرب 1400ھ ص 510)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

سرحدوں کی صورتحال تبدیل نہیں ہوئی پاکستان

دفتر خارجہ کے ترجمان نے پریس بریفنگ کے دوران بتایا کہ پاک بھارت کشیدگی اور صورتحال میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں آئی اور بھارت کی فوج کی نقل وحمل ویسے ہی ہے۔ اور جب تک سرحدوں سے بھارتی فوج کی واپسی کا کام شروع نہیں ہو جاتا تب تک کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئے گی۔

عالمی برادری نے پاکستان کے اقدامات کو سراہا ہے

دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے پاکستان کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات کو عالمی برادری اور اتحادی ممالک نے سراہا ہے۔ اس بات کا اظہار وزارت خارجہ کے ترجمان نے پریس بریفنگ کے دوران کیا۔

بھارت نے 42 افراد کی فہرست امریکہ کو دے دی

بھارت کے وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے امریکہ میں امریکی حکام سے ملاقات کے دوران مطلوب 42 افراد کی فہرست امریکہ کو فراہم کی ہے۔ ایڈوانی نے کہا کہ پاکستان کے دوہرے معیار کو مزید برداشت نہیں کریں گے۔ اس کی دہشت گردی کو انجام تک پہنچانے کا عزم کر رکھا ہے۔ امریکہ نے بھارت کی طرف سے فراہم کردہ فہرست کا مطالعہ کیا اور صدر مشرف سے اس بارے میں بات کی۔ امریکہ کو امید ہے کہ پاکستانی حکام اس فہرست پر مناسب کارروائی کریں گے۔ پاکستان نے جنگجوؤں کے خلاف اب تک کافی کام کیا ہے مگر ابھی کارروائی کی گنجائش باقی ہے۔ ان خیالات کا اظہار امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے واشنگٹن میں کیا۔ بھارت کی طرف سے جاری کی گئی فہرست میں 14 طالبان بھی شامل ہیں اور باقی فہرست میں وہ اسماء شامل ہیں جو بھارت پاکستان کو پہلے ہی دے چکا ہے۔

چین سے 40 لڑاکا طیارے طے شدہ معاہدے کے مطابق ملے ہیں

وزارت دفاع حکومت پاکستان کے حکام نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ پہلے سے طے شدہ معاہدے کے مطابق پاکستان چین سے 40 لڑاکا طیارے حاصل کئے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ 10- ایف سیون پی جی طیاروں کی آمد کا موجودہ پاک بھارت کشیدگی سے کوئی تعلق نہیں۔ معاہدے کے مطابق جہازوں کی پہلی کھیپ دسمبر سے آنا تھی۔ بعض وجوہ کی بنا پر تاخیر ہوئی۔ یہ معاہدہ گزشتہ برس کے اوائل میں طے پایا تھا۔ پاکستان اور چین کا دفاعی لین دین ایک عرصہ سے جاری ہے۔ چین کے پاکستان کے علاوہ اور کئی ممالک سے بھی تجارتی تعلقات ہیں۔

لبنان کے وزارتی کونسل کے صدر پاکستان کے دورہ پر آرہے ہیں

لبنان کی وزارتی کونسل کے صدر جناب رفیق حریری پاکستان کے دورہ پر پہنچ رہے ہیں۔ باہمی تعلقات کے علاوہ پاک بھارت کشیدگی کا معاملہ بھی زیر بحث آئے گا۔

سپریم کورٹ کے 4 نئے ججوں نے حلف اٹھا لیا

سپریم کورٹ کے چار نئے ججوں جسٹس خلیل الرحمن رمدے، جسٹس نواز عباسی، جسٹس فقیر کھوکھر اور جسٹس سردار رضا نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس محمد بشیر جہانگیری نے ان سے حلف لیا۔

نوابزادہ نصر اللہ نے استعفیٰ واپس لے لیا

اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے چند روز قبل اے آر ڈی کی صدارت سے استعفیٰ کو واپس لے کر اختلافات ختم کر دیئے ہیں۔ نوابزادہ سے مخدوم امین فہیم، قاسم ضیاء، تہمینہ دولتانہ اور ذوالفقار کھوسہ نے ملاقات کی جس کے بعد ان کو صدارت کے لئے دوبارہ راضی کیا گیا۔

افغان وزیر خزانہ کا دورہ پاکستان

افغان عبوری انتظامیہ کے وزیر خزانہ ہدایت امین ارسلہ نے پاکستان کے وزیر خزانہ جناب شوکت عزیز سے ملاقات کی اور پھر مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان پاکستان کے ساتھ تعاون کا خواہش مند ہے۔

حافظ سعید اور مسعود اظہر کو حکومت کے بھڑکانے پر گرفتار کیا

حکومت پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ میں لشکر طیبہ کے حافظ محمد سعید اور جیش محمد کے مسعود اظہر کی گرفتاری کے خلاف دائر درخواستوں کی سماعت کے دوران یہ مئوقف اختیار کیا ہے کہ ان دونوں کو عوام کو حکومت کے خلاف بھڑکانے پر گرفتار کیا گیا۔

مذہب اور نسل کی بنیاد پر انتہا پسندی کی اجازت نہیں دینگے

گورنر پنجاب نے لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول نے فیصل آباد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم میں سے چند لوگوں نے مذہب، عقیدے اور نسل کے نام پر گلیوں، محلوں میں تنگ نظری، متشددانہ و انتہا پسندانہ طرز عمل اختیار کر کے اسلام کا امیج خراب کیا۔ اب مذہب اور عقیدے و نسل کی بنیاد پر ہم کسی کو انتہا پسندی کی اجازت نہیں دیں گے۔

بھارت نے عوام پر جنگی ٹیکس لگا دیا

بھارت نے جنگی ٹیکس عائد کر دیا اور اشیاء پر سیلز ٹیکس لگا دیا جس کی آمد دفاعی اخراجات اور جنگی اخراجات پر خرچ ہوگی۔ بھارت میں 44% سے زائد لوگ پہلے ہی انتہائی غربت کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں اس پر اب موجودہ ٹیکس مزید مشکلات پیدا کر دے گا۔

امریکہ کی افغانستان میں بمباری

امریکہ نے گزشتہ روز بھی افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے ٹھکانوں پر شدید بمباری کی۔ یہ حملے افغانستان کے مشرقی صوبے خوست میں القاعدہ کے ایک تربیتی کیمپ پر کئے گئے۔

مارچ تک شناختی کارڈ فارم جمع کروا دیں

چیئرمین نادرا بریگیڈیئر (ر) سلیم احمد معین نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مارچ 2002ء تک اپنے شناختی کارڈوں کے فارم نادرا کے قائم کردہ آفسز میں جمع کروا دیں۔ جولائی کے بعد یہ کارڈ -/140 روپے میں ملیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 62 لاکھ کارڈ تیار کئے جا چکے ہیں۔ اور اس کی رفتار میں مزید تیزی شروع کر دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام آباد کی طرح سرگودھا فیصل آباد میں بھی جلد ون ونڈو سسٹم شروع کیا جائیگا جس سے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ چند منٹوں میں عوام حاصل کر سکیں گے۔

مسعود اظہر میانوالی جیل جبکہ فضل الرحمن ڈی آئی خان منتقل

جیش محمد کے امیر اظہر مسعود اور پیر افضل قادری کو سنٹرل جیل میانوالی میں منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ فضل الرحمن کو دل کی تکلیف کے باعث ڈیرہ اسماعیل خان میں منتقل کر دیا گیا اور ہر قسم کی ملاقات پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

امریکی طیارے کے ملبے کی تلاش میں مشکلات کا سامنا

بلوچستان کے ضلع خاران میں تباہ ہونے والے امریکی کے سی 130 طیارے کے ملبہ سے لاشیں نکالنے اور بحالی کے کام میں شدید مشکلات کا سامنا ہے اس حادثہ میں 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ پینٹاگون نے دہشت گردی کے امکان کو مسترد کر دیا ہے۔ پاکستانی اور امریکی فوجی ملبہ اور لاشوں کی تلاش کر رہے ہیں لیکن دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

سکول کے نصاب کے لئے وزارت مذہبی امور اور اسلامی نظریات کونسل کے مشورے

چھٹی سے آٹھویں تک کلاسز کی درسی کتب پر نظر ثانی کرنے اور انہیں حتمی شکل دینے کے لئے اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ جس میں وزیر تعلیم وزیر مذہبی امور اور اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین نے شرکت کی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ وزارت مذہبی امور اور اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورے سے ان کو حتمی شکل دی جائیگی۔

انتخابات ملتوی نہیں ہونگے وزیر داخلہ

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ سرحدی کشیدگی کے باوجود انتخابات ملتوی نہیں ہونگے انہوں نے کہا کہ غیر قانونی اسلحہ کے خاتمہ تک اسلحہ لائسنس پر پابندی برقرار رہے گی۔

پاک افغان سرحد پر 20 ہزار فوجی موجود ہیں

پاکستان کے بیس ہزار سے زیادہ فوجی پاک افغان سرحد پر حفاظتی انتظامات سنبھالے ہوئے ہیں۔ اور وہ القاعدہ یا طالبان کے اراکین کی غیر قانونی نقل وحرکت کو مانیٹر کرنے کے لئے ہر وقت چوکس ہیں۔

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

سکنی پلاٹ برائے فروخت
جلسہ گاہ جدید کے متصل انتہائی موزوں اور دلکش منظر پرسکون ماحول میں چند پلاٹ سکنی برائے فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب کے لئے رابطہ نمبر:
فون: 213102

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے۔
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61